ہمارا ملک: ایک لمحۂ فکریہ!!

جمعہ خطبہ برائے مہم "آؤ، مل کر ملک بچائیں" بابت ماہ اکتوبر ۲۰۱۸ء

منجانب: آل انڈیا امامس کونسل.............................تمام مکاتب فکر کی مشترکہ تنظیم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم، أما بعد! أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ، بسم الله ا لرحمن الرحيم

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِي الۡأَرۡضِ ، وَجَعَلَ أَهۡلَهَا شِيَعًا يَّسۡتَضۡعِفُ طَائِفَةً مِّنۡهُمۡ يُذَبِّحُ أَبۡنَائَهُمۡ وَ يَسۡتَحۡيِ نِسَآئَهُمۡ ، اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ، وَ نُرِيۡدُ أَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِي الۡأَرۡضِ، وَ نَجۡعَلَهُمۡ أَئِمَّةً وَّ نَجۡعَلَهُمُ الۡوَارِثِيۡنَ، وَ نُمَكِّنَ لَهُمۡ فِي الۡأَرۡضِ، وَ نُرِيَ فِرۡعَوۡنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُوۡدَهُمَا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَحۡذَرُوۡنَ". (قصص:۴-۶)

معزز حاضرین کرام!

آج میری تقریر کا عنوان ہے "ہمارا ہندستان: ایک لمحۂ فکریہ"۔ اس وقت میرے اس عنوان کو موضوعِ بحث بنانے کا مقصد آپ حضرات کے سامنے ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل اسلام اپنے پیغام کے ساتھ ہندستان پہنچا۔ ہندستان میں خدا سے محروم انسانوں میں حقیقی خدا کا تعارف کرایا۔ ظلم و ناانصافی کے خلاف سخت اقدام کیا۔ جس وقت اسلام ہندستان میں آیا اس وقت یہاں آریوں کا دور دورہ تھا۔ ہر طرف ظلم و زیادتی اور طبقاتی ماحول کا رواج تھا؛ مگر اسلامی حقانیت و صداقت کے آگے آریوں کا نسلی اور خاندانی نظام ختم ہوگیا۔ غلامی کے شکار ہزاروں ڈراویڈ قوم آزادی کی سانس لینے کے لیے اسلام میں داخل ہونا شروع ہوگئے۔ عقل و دانش اور اقدار کا احساس رکھنے والے لوگ جب اسلام میں داخل ہوئے تو ہندستان انسانی حقوق کا تحفظ کرنے والا ایک بہت بڑا ملک بن گیا۔ تاریخی لحاظ سے گیارہ سو سال تک اور مسلسل 850 سال تک حق و انصاف کی حکمرانی رہی۔ جس میں بلاتفریق مذہب و ملت تمام ہندستانی کو آزادی، تحفظ، انصاف اور برابری حاصل تھی۔ اسی زمانہ میں میں ملک کو نئی تہذیب ملی، عظیم یادگاریں تعمیر کی گئیں، ملک کی توسیع کی گئی، عوام کو خودمختار بنایا گیا، کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کی آزادی مہیا کرائی گئی اور ملک تعلیمی، اقتصادی، سیاسی اور سماجی لحاظ سے ترقی کی منزل کی انتہاء تک پہنچ گیا۔ لیکن اس کے بعد رفتہ رفتہ آریاؤں کی ملی بھگت سے ہندستان غیر ملکی تسلط کا شکار بن گیا۔ ملک کے عوام اپنے ہی ملک میں غلام بنا لیے گئے اور ان کی تمام اشیاء پر زبردستی قبضہ کرلیا گیا۔ (آج فسطائی طاقتوں کے ذریعے پھر سے اسی کی تیاری چل رہی ہے)

پھر ہندستان کی عزت و وقار کی حفاظت کے لیے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے چشم و چراغ شاہ عبدالعزیزؒ نے آزادی کی بگل بجائی۔ علماء کرام نے ملک بھر میں گھوم گھوم کر عوام میں غلامی کے خلاف بیداری پیدا کی۔ ہندو مسلم، سکھ عیسائی سب میں اتحاد پیدا کیا۔ جب ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی سب نے برطانوی تسلط کے خلاف متحدہ لڑائی شروع کی تو انگریزوں کے وفادار برہمن (آر ایس ایس) جنگ آزادی سے دامن بچا کر الگ تھلگ ہوگئے۔ لیکن ہندستان سے سچی محبت رکھنے والے مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں، ہندوؤں، دلتوں اور آدی واسیوں نے ایک ساتھ مل کر غیر ملکی تسلط کے خلاف آوازِ جنگ بلند کی اور ہزاروں جانوں کی شہادت کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد ہندستان آزاد ہوا۔

1947 میں ملک آزاد تو ہوگیا؛ لیکن انگریزوں نے جاتے جاتے اہل وطن میں دو ناسور بیماریاں چھوڑ گیا۔ (ا) مذہبی نفرت کی بیج (فرقہ پرستی کی بیماری)۔ (۲) اقتدار کی ہوس (نسل پرستی کی بیج)۔ ان دونوں کی قیادت آج ملک میں آباد صرف 3 فیصد برہمن (آر ایس ایس) کر رہا ہے۔ ملک آزادی کے بعد اونچی ذات اور حکومت کے مستحق سمجھنے والوں کو سمجھ میں آ گیا کہ ہندستان کا اقتدار دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا؛ اس لیے انھوں نے برٹشوں کے ساتھ مل کر منظّم منصوبہ بنایا اور ہمارے پیارے ملک کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ یہیں سے ہندستان کے ساتھ پاکستان کا وجود ہوا۔ اور یہیں سے "برہمن راج" دوسرے الفاظ میں "ہندو راشٹر" کا زہریلا نظریہ بھی مضبوط ہوگیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے تمام سرکاری بڑے عہدوں پر "برہمن"

قابض ہوگئے۔ 1947 سے لے کر آج تک ہندستان پر حکومت کرنے والے وزیر اعظموں اور ریاستی وزیر اعلاؤں کی ذاتوں کو جانچ کر دیکھیں تو یہ سارا نسلی فسطائی ایجنڈا ہمیں صاف سمجھ میں آ جائے گا۔

حکومت پر قابض ہوتے ہی انگریز نواز فسطائی طاقتوں نے مسلمانوں، دلتوں، آدی واسیوں اور پسماندہ طبقوں کو (جنھوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا) ہندستان کی تمام اعلی ملازمتوں اور اہم اہم سرکاری شعبوں سے الگ کر دیا۔ واضح سیاسی بیداری، تعلیمی میدان اور اقتصادی نظاموں سے محروم یہ لوگ آزاد ہندستان میں تکالیف اور ظلم وستم کے شکار بنتے چلے گئے۔ حد تو یہ ہے کہ آزادی سے پہلے ہندستان میں تمام سیاسی کاموں اور نظاموں کی قیادت کرنے والے مسلمان آج بھی پوری طرح تفریق وامتیاز کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ مکمل مسلم اکثریتی علاقوں میں بھی اہم سیاسی پارٹیوں نے مسلم سیاست دانوں کو قابو میں رکھ کر ان کے دائرۂ کار کو پارٹی کے مفاد تک محدود کر دیا ہے۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلا فِي الْأَرْضِ، وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَائَهُمْ وَ يَسْتَحْيِ نِسَآئَهُمْ ، اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ، وَ نُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْأَرْضِ، وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ، وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ، وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ". (قصص:۴-۶) بیشک فرعون (موجودہ ظالم حکمراں) روئے زمین (ملک) میں سرکش ہو چکا ہے۔ اس نے یہاں کے باشندوں کو مختلف فرقوں میں بانٹ دیا ہے اور ایک کمیونٹی کو کمزور سمجھ کر اس کے بچوں کو قتل کر رہا ہے اور اس کی عورتوں کو جینے دیتا ہے۔ بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے ایک ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جن کو ملک میں کمزور کر دیا گیا ہے ان پر احساس کریں۔ انھیں لیڈر اور ہر چیز کا مالک بنائیں اور ملک کا اقتدار دے کر انھیں مستحکم کریں۔ اور فرعون، ہامان اور ان کی فوجوں کو وہ سب کچھ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے رہے ہیں۔

موجودہ حالات:

ہمارا ملک اس وقت تخریب کے خطرناک دہانے پر کھڑا ہے۔ ہر طرف افراتفری مچی ہوئی ہے۔ منصوبہ بند ماب لنچنگ، کسانوں، صحافیوں اور دلتوں کا قتل، تین سال سے ستر سال تک کی بچیوں اور خواتین کی عصمت دری، برہمن پنڈتوں کے ذریعہ مندروں میں خواتین کا استحصال۔ گائے کے نام پر قتل و پھانسی، لو جہاد اور سیمی کے نام پر قتل، منصوبہ بند دھماکے کر کے بلاوجہ مسلم نوجوانوں کو قید و بند کی سزا، جیل سے قیدیوں کی رہائی میں مسلم قیدیوں کے ساتھ بھید بھاؤ، بے قصور ثابت ہونے کی صورت میں الزام لگا کر انکاؤنٹر، تعلیمی اداروں کو زعفرانیت میں رنگنے، اقلیتی اداروں کی آزادی ختم کرنے۔ پر امن ماحول میں پیار و محبت کے ساتھ جینے والے ہندو مسلم کی گلیوں میں گائے، لو جہاد، سورج کی پوجا وغیرہ عنوانات پر زہر گھولنے والی جھوٹی کہانیاں بنا کر فرقہ وارانہ فسادات کیے جاتے ہیں۔

فسادات اور قتل وغارت گری میں شریک غیر مسلموں اور اقبالی مجرموں کو جہاں ضمانت پر رہا کیا جا رہا ہے۔ دستور میں دی گئی مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔ (بجنور میں عید قربانی کے موقع پر نہ قربانی کرنے دی نہ نمازِ عید ہوئی)۔ اس 65 سے 70 سالوں میں 50 لاکھ سے زیادہ مسلمان بے قصور قتل کر دیے گئے؛ مگر اس کی کوئی آواز نہیں۔ یہ سب ملک کو برباد کرنے کی پلاننگ اور عوام کو ان جرائم کا عادی بنانے کی سازش ہے۔

مہنگائی میں بے تحاشہ اضافہ ہو چکا ہے۔ ٹرین کرایہ، بجلی بل، گیس، پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں غریبوں کے لیے ناقابل برداشت اضافہ ہو چکا ہے۔ آر ٹی آئی رپورٹ کے مطابق ہندستان ۱۵ / ممالک کو پٹرول ۳۴ روپے لیٹر، اور ۲۹ / ممالک کو ڈیزل ۳۷ / روپے لیٹر سپلائی کرتا ہے؛ مگر ہندستانی شہریوں کو یہی پٹرول () روپے اور ڈیزل () روپے ملتا ہے۔ جی ایس ٹی کی مار سے پورا ملک جھونجھ رہا ہے۔ مودی حکومت نے قیمتوں میں کمی زیادتی کا کنٹرول ملک کے چند سرمایہ داروں کے ہاتھوں دے دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے روزمرہ استعمال کی چیزوں اور انسانی تحفظ کی بڑی ضرورت، مہلک بیماریوں کی دواؤں کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک سروے کے مطابق 10 روپے کی دوا، 100 سے کم میں دستیاب نہیں ہے۔

ہندستان کی زراعتی اراضی اور قیمتی ذخائر سرمایہ داروں کے قبضہ میں دیے جا رہے ہیں۔ ملک میں سرمایہ دارانہ نظام اس طرح حاوی ہوتا جا رہا ہے کہ

راشن کی دکان سے لے کر علاج تک، دواء سے ملک کے دفاعی شعبے تک سب مال داروں کا رکھیل بنادیا گیا ہے۔

دستوری دفعات کو کالعدم قرار دے کر ہم جنسی جیسی بدعملی کو نافذ کرنا، شادی شدہ مرد وعورت کا غیروں کے ساتھ ناجائز تعلقات کو جرم کے دائرہ سے خارج قرار دینا، دستور کو کمزور کرنے کی ایک مثال ہے۔ مسلمانوں کو اقتصادی، سماجی اور سیاسی طور پر نقصان پہنچانے کے لیے کیے جانے والے فسادات کی فسطائی میڈیا کے ذریعہ کوئی ترویج واشاعت نہیں ہوتی۔ مسلمانوں کی طرف سے ہونے والی عام غلطیوں کو بھی فرقہ پرستی کا رنگ دینے میں ہندستان کے تمام میڈیا والے ایک ہو چکے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو ملزم قرار دینے کے لیے فسطائیت کا تربیت یافتہ میڈیا پہلی صف میں کھڑا ہے۔

ملک کے ساتھ دھوکہ بازی اور گھوٹالے:

ایک لاکھ 35 ہزار کروڑ روپے کا ملک کو نقصان پہنچانے والا رافیل گھوٹالہ۔ صرف چار سالوں کے بیرونی ممالک کے اسفار میں ۱۳؍ ہزار کروڑ ملک کا خزانہ خرچ ہوا اور نتیجہ زیرو بھی نہیں ہے۔ مالیا، مودی جیسے بی جے پی کو چندہ دینے والے لوگ اربوں کھربوں روپے لے کر ملک سے بھاگ چکے ہیں۔ میک ان انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا، اسکیل انڈیا، اسٹارٹ اپ انڈیا، اسمارٹ سیٹیز، لوک پال بل، کرپشن کا اختتام، یہ سب ملک کو دھوکہ دینے اور عوام کو گمراہ کرنے کے نام اور شعبدہ بازی کے حیلے ہیں۔ عورتوں کو تحفظ، بلیک منی، 15؍ لاکھ ہر آدمی کو، ہر سال 2 کروڑ روزگار دینے کا دعوی، یہ سب جملے بازی اور ملکی عوام کے ساتھ دھوکہ بازی ہے۔ ملک کا سب سے بڑا گھوٹالہ ''نوٹ بندی'' ہے جس کی وجہ سے 150 ہندستانی شہریوں کی موت ہوگئی، عالمی پیمانے پر ہندستان کا معیاری سطح 2.7 فیصد نیچے گر گیا اور آر بی آئی رپورٹ کے مطابق ''نوٹ بندی'' ملک کا 2.25 لاکھ کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ملک کو اس کا جواب چاہیے۔

نیشنل رجسٹریشن آف سیٹزن (NRC):

جس زمین میں ہم آباد ہیں وہ ہمارا حق ہے، اس سے کوئی بھی ہمیں نہیں نکال سکتا ہے۔ نکالنے والا ظالم ہے۔ یہی اللہ کا نظام ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ''اسی مٹی سے ہم نے تم کو بنایا ہے اور اسی میں تم کو آباد کیا ہے: "هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا". (سورۂ ہود:٦١)

لیکن 2016 کے خود ساختہ قانون NRC (نیشنل رجسٹریشن آف سٹیزن) کی بنیاد پر ۴۰؍ لاکھ شہریوں کو آسام میں غیر ہندستانی بنادیا گیا۔ اس کی لسٹ تیار کرنے میں حکومت نے عوام کے 1200 بارہ سو کروڑ روپے خرچ کیے ہیں، پھر بھی لسٹ نامکمل ہے۔ اس کا مقصد محض ''الیکشن کا مدعا'' تیار کرنا۔

پورے ملک میں مسلمانوں کی تعداد 2011 کی گورنمنٹ سنسس رپورٹ کے مطابق بیس کروڑ ہے۔ ان میں سے 11 کروڑ مسلمانوں کا ووٹر لسٹ میں نام نہیں ہے۔ صرف یوپی میں 52 لاکھ لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے غائب ہیں۔ سارے نیتا اور لیڈر اب ووٹنگ کے لیے مسلم مخالف ایجنڈا کو ہی اپنی جیت کا بڑا ذریعہ سمجھ رہا ہے۔ انھیں ملک سے بھگانے، ان کے اسلامی تشخصات کو ختم کرنے کی باتیں کی جارہی ہیں اور انھیں اپنے ہی ملک میں غیر ملکیوں کی طرح جینے پر مجبور کیا جارہا ہے اور مسلم امت بیچاری اپنی سادگی میں مگن ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ نمونۂ حیات ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی ایک سرگرم زندگی تھی۔ آپ ﷺ نے صحابۂ کرام کو کبھی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونے دیا۔ حوصلہ بخش زندگی فراہم کرنے کے لیے آپ نے صحابہ کو گھڑسواری، تیراندازی، سباقی، سیاحی، تلوار بازی اور نیزہ بازی، ہر طرح کی تیاری اور تربیت کرائی۔ قرآن کریم کا یہی حکم بھی ہے: "وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ". (انفال:٦٠) تم جتنی تیاری کر سکتے ہو اُتنی تیاری کر کے رکھو۔

''ووٹ'' موجودہ زمانہ کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ اسی کے ذریعہ حکومت بنتی اور ختم ہوتی ہے۔ یہ ہمارے شہری وجود کا مسئلہ اور تیاری کا بہت بڑا حصہ ہے؛ اس لیے تمام ائمہ، علماء اور مساجد کے ذمہ داران سے گزارش کی جاتی ہے کہ جمعہ خطبات میں ''ووٹر آئی ڈی'' بنانے کی اہمیت، اس کی رہنمائی کے تعلق سے ساری معلومات مہیا کرائیں۔ اور قریہ قریہ اور گھر گھر جاکر یہ تحقیق کریں کہ کس کا ووٹر کارڈ بنا ہوا نہیں ہے؟ اور جس کا بنا ہوا ہے وہ اس وقت ووٹر لسٹ میں موجود ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو نیا بنوالیں اور اندراج نہیں ہے تو اس کا فوراً اندراج کروائیں۔ اور اگر کہیں بھی اس میں کسی طرح کی رُکاوٹ ہو تو فوراً اچھے وکلاء سے مل کر قانونی چارہ جوئی کروائیں۔

EVM (الیکٹرک ووٹنگ مشین):

(ای وی ایم) الیکٹرک ووٹنگ مشین کے ذریعہ انتخابی سسٹم پر سے ہندستانی شہریوں کا اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ کیوں کہ ای وی ایم کے ذریعہ ووٹنگ میں 70% سے 90% تک دھاندھلی ہو رہی ہے۔ جمہوری طریقۂ انتخاب کو ختم کیا جارہا ہے اور یہی فسطائی جماعتوں کے حکومت میں بنے رہنے کا مضبوط

ہتھکنڈا ابھی ہے۔ابھی ابھی مدھیہ پردیش میں ای وی ایم مشین پکڑی گئی ہے۔جس کی بنیاد پر تمام سیکولر پارٹیاں ای وی ایم کے خلاف ہیں، بلیٹ پیپر کے ذریعہ ہی صحیح الیکشن ہوسکتا ہے۔اس نظریہ کا تعاون کریں اور ای وی ایم کو ختم کرنے کی ہر تحریک کا ساتھ دیں۔

جھوٹے پروپیگنڈے:

پروپیگنڈے اس طرح کیے جارہے ہیں کہ گویا بی جے پی نے چار ہی سال میں ملک اور عوام کی قسمت بدل کر رکھ دیا ہے۔مستقبل میں اگر بی جے پی نہیں آئی تو پورا ملک پاکستان کے قبضے میں چلا جائے گا اور سارا ہندستان غلام بن جائے گا۔تین طلاق، حلالہ، تعدادِ ازدواج اور مسلم کمیونٹی کی تفریق اس میں شامل ہے۔''سب کا ساتھ سب کا وکاس'' کو چھوڑ کر اب گیتا، گنیش، گنگا، گائے اور گوبر پر سیاست کی جارہی ہے۔عوام کو گمراہ کرنے کے لیے''رام مندر'' کا شوشہ؛ جب کہ یہ سراسر آئین کے ساتھ دھوکہ ہے۔اور اب ایک ملک، ایک مذہب، ایک قانون، ایک الیکشن، ایک کھانا، ایک لباس، اور ایک ایک کا راگ الاپا جارہا ہے۔یہ ان سب سے زیادہ خطرناک پروپیگنڈہ ثابت ہوسکتا ہے۔آئے دن ایک نئی افواہ اور ہر ماہ ایک نیا ایجنڈہ عوام کو گمراہ کرنے اور مدعا سے بھٹکانے کی سازش ہے۔ان ساری سازشوں سے عوام کو آگاہ کرنا ہوگا۔

ملک کا دشمن کون؟

ملک کو اگر بچانا ہے تو ملک کے باشندوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ ملک کا حقیقی دشمن کون ہے؟ اور وہ دشمنی کس طرح نبھارہا ہے اور آنے والے دنوں میں اس کی دشمنی کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ وہ کیا چاہتا ہے اور کیوں؟

اس ملک کا دشمن کوئی ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بدھی، جینی، دلت یا آدی واسی نہیں ہے۔اس ملک کا دشمن وہ طاقت ہے جو ملک کو توڑنا چاہتی ہے، قومی یکجہتی کو ختم کردینا چاہتی ہے۔جو ہم کو بانٹ کر حکومت میں بنے رہنا چاہتی ہے۔جو ملک کا سارا سرمایہ اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتی ہے۔جو یہاں کے قانون اور دستور کو مٹادینا چاہتی ہے۔جو خود انسانی دنیا کا مصنوعی خدا بن کر ہندستانی دنیا پر راج کرنا چاہتی ہے۔اور وہ ہے آر ایس ایس، بی جے پی اور اس کے ساتھ شامل تمام ذیلی تنظیمیں۔آج کھلے عام ملکی دستور اور محافظ کی تذلیل کرتا جو ملک کی فوج چھ ماہ میں کرے گی، وہ آر ایس ایس کیڈرس تین دن میں کریں گے۔

حل کیا ہے؟:

''قَالَ بَلْ أَلْقُوْا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعٰى. وَأَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى. قُلْنَا لَاتَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى. وَ أَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَاصَنَعُوْا ، إِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ، وَ لَايُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى. فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا، قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُوْنَ وَ مُوْسٰى. قَالَ آمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ، إِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ، فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَّلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ، وَ لَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَاأَشَدُّعَذَابًا وَّ أَبْقٰى. قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآئَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ، وَالَّذِيْ فَطَرَنَا، فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ، إِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا. إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَلَنَا خَطَايَانَا، وَ مَآ أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ، وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ أَبْقٰى''. (سورہ طٰہٰ: ٦٦-٧٣)

انھوں نے کہا کہ پہلے تم ہی اپنا کرشمہ دکھاؤ، جب انھوں نے ڈالا تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر کی وجہ سے چلتے دکھائی دینے لگیں۔اور موسیٰ علیہ السلام اپنے اندر کچھ ڈر محسوس کیا۔تو ہم نے کہا ڈرو مت، تمھاری ہی جیت ہوگی۔اور جو لاٹھی تمھارے دائیں ہاتھ میں ہے وہ زمین پر ڈال دو، ان کے سارے کرشمات کو نگل جائے گی، جو کرشمات انھوں نے دکھایا ہے وہ جادو کا فریب ہے، اور جادوگر کہیں بھی (کسی بھی راستے سے) کامیاب نہیں ہوتا۔چناں چہ سارے جادوگروں نے سر تسلیم خم کرکے کہا ہم سب ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے پروردگار پر ایمان لائے۔فرعون نے کہا میری اجازت دینے سے پہلے ہی تم نے اس کے لیے ایمان قبول کر لیے؟ یقیناً وہ تمھارا اُستاد ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔اب میں تمھارے ہاتھ اور تمھارے پیر کو الگ الگ سمت میں کاٹوں گا، اور تم سب کو کھجور کے تنوں پر سولی لٹکا دوں گا۔پھر تم کو ضرور معلوم ہوجائے گا کہ کس کی سزا دیر تک رہنے والی اور سخت ہے۔جادوگروں نے کہا کہ ہمارے پاس جو نشانیاں آچکی ہیں ان کو اور اپنے پیدا کرنے والے پر تم کو ہرگز ترجیح نہیں دیں گے، تم کو جو کرنا ہے سو کرلو۔تم صرف اس دنیاوی زندگی کا فیصلہ (ختم) کرسکتے ہو۔بیشک ہم نے اپنے پروردگار پر ایمان لایا تاکہ وہ ہماری غلطیوں کو اور جس جادو پر تم نے مجبور کیا ہے اس کو مٹادے۔اور اللہ سب سے بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

آج بھی اقتدار، مال، طاقت اور میڈیا کی کرشمہ سازیوں اور سحرانگیزیوں سے ڈرایا جارہا ہے۔حق کے آنے کے بعد یہ سب ''ھباءً منثورا'' ہوجائے گا

اور سب کو سجدہ ریز ہونا پڑے گا۔ بس علم الیقین، حق الیقین اور عین الیقین کے ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ نعرہ لگانا پڑے گا کہ ہم خالق پر اور مخلوق سے متعلق خالق کے احکامات پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے ہیں۔ خواہ اس کے لیے ہمارے ہاتھ پیر کاٹ دیے جائیں یا سولی کر لٹکا دیے جائیں، یا اس کے علاوہ کوئی اور سخت سزا میں مبتلا کر دیا جائے۔ یہ جو بھی کر لیں وہ صرف دنیاوی زندگی تک ہی محدود رہے گا اور اللہ کا فیصلہ دنیا و آخرت دونوں کے لیے ہے۔

ا) اس سلسلے میں سب سے زیادہ متحرک اور سرگرم رول سیاسی پارٹیاں نبھا سکتی ہیں۔ ان میں وسیع معنی میں اتحاد ضروری ہے۔ 2019 کے الیکشن میں اس پر کام کیا جائے تو بی جے پی کی مار سے بیزار عوام ضرور بی جے پی کو جواب دے دیں گے۔

۲) اس تعلق سے دوسرا متحرک کردار سماجی اور سوشل تنظیمیں ادا کر سکتی ہیں۔ مختلف مذاہب کی مختلف تنظیمیں جو جمہوریت پر یقین رکھتی ہیں۔ انھیں ایک جٹ ہو کر آواز اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ مضبوط آواز اور مضبوط قدم۔

۳) اس کام کے لیے تیسرا متحرک اور مضبوط قدم اور حمایت مذہبی رہنماؤں کا ہو سکتا ہے۔ مختلف مذاہب کے دینی رہنماؤں کا ایک ساتھ آواز اُٹھانے سے عوام میں حوصلہ پیدا ہوگا اور ان کے ذریعہ پہنچایا گیا پیغام مخالفین کے خلاف زیادہ مؤثر ثابت ہوگا۔

۴) چوتھا متحرک اور فعال کام عوام کا ہے، جن کو کچھ معلوم نہیں ہے۔ وہ دو وقت کی روٹی کے لیے بھی پریشان ہیں۔ ان کو ہر سطح پر یہ سمجھانا ہوگا کہ ہمارے ملک کا دشمن کون ہیں اور ہم سب کو خطرہ کس سے ہے۔ پھر دشمن کے خلاف بلا کسی خوف کے مضبوط عزم اور مستحکم حوصلے کے ساتھ آگے بڑھانا ہوگا؟؟؟

کتنی بڑی غیرت کی بات ہے کہ کل تک چھپتے پھرنے والے دیش فروش اور ملک دشمن عناصر آج برسر عام ملک کی سودے بازی کر رہے ہیں۔ ایر پورٹ بیچا جا رہا ہے۔ غیر ملکی کمپنیوں کو زمینیں فروخت کی جا رہی ہیں۔ سارا سرمایہ چند افراد کے شکنجوں میں قید کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور یہاں کے سوا سو کروڑ عوام بے بس خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں!!!!۔

کیا ہم ہندستانی عوام کبھی اس کس مپرسی کو اپنی قسمت کا فیصلہ سمجھ لیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہم اس تاریکی کو بہت جلد حق و انصاف اور مساوات و تحفظ کی روشنی سے منور کریں گے۔ اور اس کے لیے ہمیں جو بھی قربانی دینی ہوگی وہ ہم دیتے آئے ہیں اور آئندہ بھی دینے کے لیے تیار رہیں گے۔

”أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا قَبْلَهُمْ، كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ آثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ، وَ مَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن وَّاقٍ“. (سورۃ المومن:۲۱)

کیا وہ ملک میں گھوم پھر نہیں کرتے ہیں، ان کو دیکھنا چاہیے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا، وہ لوگ اِن سے بھی زیادہ طاقت ور اور دنیا میں اپنے آثار چھوڑنے میں بڑھے ہوئے تھے۔ پھر اللہ نے ان کو اُن کی کارستانیوں کی وجہ سے گرفت کیا اور نہیں رہا اُن کے کے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا۔

جو لوگ یہ کہتے تھے کہ ”ہماری حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا“، جن کی نشانیاں آج بھی ملک میں جا بجا موجود ہیں، جب ان کو ہندستان چھوڑ کر جانا پڑا، ہندستانیوں کی اجتماعیت نے انھیں بھاگنے پر مجبور کر دیا، تو آج جو یہ کہتے ہیں کہ ”ہندستان کی فوج جو چھ ماہ میں کرے گی وہ ہمارا کیڈر س صرف تین دن میں کر دکھائیں گے“۔ ان ظالم و جابر، حقوق چھیننے والوں اور قتل و غارت مچانے والوں اور اپنے ملک کے لوگوں کو آپس میں بانٹ کر حکومت کرنے والوں کو مار بھگانے میں ہم ضرور کامیاب ہوں گے!۔

آج ہمیں اتحاد کے ساتھ ایسی محنت کرنی ہے کہ ہم فخر سے کہ سکیں: ”يَاقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ“. (سورۃ غافر:۲۹)
اے ہندستانی لوگو! آج کے بعد یہ ملک تمھارا ہے اور اب تم ہی یہاں کے حکمراں اور دنیا کی نظر میں سربلند رہو گے۔

آیئے ایک بار پھر سے ایک ساتھ مل کر نعرہ لگائیں:

ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی۔ ہم سب لوگ ہیں بھائی بھائی..........حب الوطنی بھائی بھائی۔ آر ایس ایس کہاں سے آئی؟

آؤ مل کر ملک بچائیں   ہمت و جرأت سب کی جتائیں
گیت امن کے مل کر گائیں   ہندستاں کو آگے بڑھائیں

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين